International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:04, Issue: 01, Jan-Jun 2024
PP:59-92

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

منتخب کتب سیرہ میں حقوق انبیاء کی کیفیات اور ان کے اطلاقات: تحقیقی مطالعہ

Contemporary Manifestations of the Rights of Prophet Muhammad (PBUH) in Light of Al-Shifa by Qadi Iyad: An Analytical and Research Study

Adnan
Lecturer, Department of Islamic Thought and Culture, National University of Modern Languages, Peshawar Campus
Muhammad Subhan
Lecturer, Riphah International College Harbanspura, Pakistan

Abstract

In the present era, the promotion of the rights of Prophet Muhammad (peace be upon him), also known as Mustafa, is imperative for fostering understanding, tolerance, and peace. Drawing inspiration from Kitab al-Shifa, a renowned Islamic text, practical examples abound in various aspects of contemporary society. One significant avenue is the dissemination of Prophet Muhammad's teachings through modern communication channels. Utilizing social media, online platforms, and multimedia resources, Islamic scholars and educators can share the wisdom and ethical principles espoused in Kitab al-Shifa. This approach allows for a wide-reaching impact, engaging diverse audiences and promoting a nuanced understanding of the Prophet's rights. Moreover, the application of Prophet Muhammad's teachings in addressing contemporary social issues showcases the relevance of Kitab al-Shifa. Initiatives that promote justice, equality, and compassion align with the Prophet's principles and contribute to creating a more just and harmonious society. For instance, projects focused on poverty alleviation, human rights advocacy, and environmental stewardship reflect the Prophet's concern for the welfare of all beings.In the realm of interfaith dialogue, embracing the Prophet's teachings becomes a bridge for mutual understanding. Engaging in respectful conversations and collaborative efforts with individuals of different faiths fosters a spirit of tolerance and unity. Kitab al-Shifa serves as a guide for promoting dialogue that transcends religious boundaries and nurtures a shared commitment to peace Additionally, educational programs that integrate the Prophet's teachings into curricula contribute to shaping

CC BY

ethical and compassionate individuals. By instilling values such as honesty, integrity, and empathy, these programs embody the essence of Kitab al-Shifa and cultivate a generation attuned to the principles of justice and kindness.

Keywords: Prophet Muhammad, mutafa, kitab al.shifa, contemporary society, social media ,online platforms, multimedia resources , justic

تعارف موضوع

عصری دور میں، پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق کی ترویج، جو اکثر مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کے طور پر تعظیم کی جاتی ہے، کتاب الشفاء میں بیان کردہ اصولوں سے رہنمائی کرنے والی ایک اہم کوشش کے طور پر کھڑی ہے۔ یہ اسلامی متن، جسے معروف عالم قاضی عیاض نے لکھاہے، پیغمبر کے حقوق، تعلیمات اور فضائل کا مجموعہ ہے۔ ان اصولوں کو عملی شکل میں سمجھنااور ان پر عمل درآمد ایک ایسے معاشرے کو فروغ دینے کے لیے ضروری ہے جو کتاب الشفاء میں بیان کردہ اخلاقی فریم ورک کے مطابق ہو۔ قاضی عیاض نے اپنے علمی کام میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جامع حقوق وصفات کا مطالعہ کیاہے۔اس کے کردار، طرز عمل، اور اخلاقی ضروریات کے بارے میں گہری بصیرت فراہم کرنا جو اس کی تعلیمات کو سمیٹتے ہیں۔ کتاب الشفاء کی مطابقت اس کے تاریخی تناظر سے باہر ہے، جو مسلمانوں کے لیے جدید دنیا کی پیچیدگیوں میں گشت کرنے کے لیے لازوال رہنمائی پیش کرتی ہے اور مصطفٰی کے حقوق کو برقرار رکھتی ہے۔ عصری ابلاغ کے دائرے میں، سوشل میڈیا پلیٹ فارمز اور آن لائن وسائل کے ذریعے پیغمبر اسلام کی تعلیمات کو پھیلانا ان کے حقوق کے فروغ کا عملی مظہر ہے۔ علماء، معلمین، اور اسلامی اثر ورسوخ ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔کتاب الشفاء میں موجود حکمت کو بانٹنے کا ذریعہ، عالمی سامعین تک پہنچنااور مصطفی کے اصولوں کی گہری سمجھ کو فروغ دینا۔ یہ ڈیجیٹل آؤٹ ریچ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی لازوال حکمت اور موجودہ دور کے متحرک چیلنجوں کے درمیان ایک پل کا کام کرتا ہے۔اسکے علاوہ، سماجی ناانصافیوں سے نمٹنے کے لیے کیے گئے اقدامات کتاب الشفاء میں بیان کیے گئے اصولوں کے مطابق ہیں۔ غربت کے خاتمے، انسانی حقوق کی وکالت، اور ماحولیاتی پائیداری پر توجہ مرکوز کرنے والے عصری منصوبے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آئینہ دار ہیں۔معاشرے کی فلاح وبہبود کے خدشات۔ان کوششوں میں فعال طور پر شامل ہوکر افراد اور تنظیمیں آج کے تناظر میں پیغمبر کے حقوق کے عملی ادراک میں اپنا حصہ ڈالتی ہیں۔

موجودہ دور میں بین المذاہب مکالمہ حقوق مصطفی کے فروغ کے لیے ایک اور اہم ذریعہ بن کر ابھرتا ہے۔ مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے علماء اور رہنما باعزت گفتگو اور باہمی تعاون کی کوششوں کے لیے اکٹھے ہوکر رواداری اور اتحاد کی فضا کو فروغ دیتے ہیں۔ کتاب الشفاء کا حوالہ دے کر، شرکاء نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو بطور متوجہ کرسکتے ہیں۔ ایک مشترکہ بنیاد، مذہبی حدود سے ماوراءاور افہام وتفہیم کے پل تعمیر کرنا۔ تعلیمی میدان میں، تعلیمات مصطفٰی کو نصاب میں ضم

کرنا ایک تبدیلی کے انداز کا کام کرتا ہے۔ ایسے تعلیمی پروگرام جو ایمانداری، دیانتداری اور ہمدردی جیسی اقدار کو فروغ دیتے ہیں، جیسا کہ کتاب الشفاء میں بیان کیا گیا ہے، اخلاقی طور پر باشعور افراد کی تشکیل میں کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ، بدلے میں، مصطفی کے حقوق کی پائیدار مطابقت کی عکاسی کرتے ہوئے، مجموعی طور پر معاشرے پر دیرپا اثر کو یقینی بناتا ہے۔ اللہ تعالی نے اپنے بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لئے اپنے خاص بندوں کا انتخاب فرمایا اور یہ سلسلہ آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور نبی اکرم حضرت محمد مصطفی ﷺ پر تمام ہوا۔ خالق کائنات نے ان اپنے برگزیدہ بندوں کو وہ مقام اور عظمت عطا فرمائی جو عام انسانوں کی سوچ سے بھی باہر ہے۔ پھر ان انبیاء کرام علیہم السلام میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی۔ آخری نبی ﷺ کو سب سے زیادہ فضیلت و عظمت اور رفعت عطا فرمائی۔ اللہ رب العزت نے ہمیں بلا کسی استحقاق کے محض اپنی عنایت سے جس عظیم الشان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں پیدا فرمایا ہے . اس کا شکر اور تقاضا یہ ہے کہ اس نبی کے جو حقوق ایک امتی ہونے کی حیثیت سے ہم پر عائد ہوتے ہیں، ہم اُنہیں جانیں اور اُنہیں ادا کرنے کا پورا اہتمام بھی کریں، حقوقِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنی زیادہ اہمیت ہے کہ اُنہیں جانے اور ادا کیے بغیر نہ ہمارے ایمان واعمال میں کمال پیدا ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات و تعلیمات سے کما حقہ فائدہ اٹھا کر دارین کی سرخ روئی حاصل کر سکتے ہیں۔ حقوقِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی عظمت واہمیت کے پیش نظر علماء امت نے قرآن وحدیث کی روشنی میں انہیں بالتفصیل بیان کیا، جن میں سے چار حقوق کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ پہلا حق حضور ﷺ کی رسالت کی تصدیق: جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور رسالت پر ایمان لایا جائے، جس طرح کے اللہ رب العزت کی ربوبیت والوہیت اور اسلام کی حقانیت پر ایمان لانا ضروری ہے۔ قرآنِ کریم میں مختلف مقامات پر ہمیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر کامل اور مکمل ایمان لانے کی تاکید کی گئی ہے،

چنانچہ ایک جگہ ارشاد فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔(4)

ترجمہ : "اے ایمان والوں اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لے آو"

دوسرا حق عظمت مصطفی ﷺ: چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ۔(5)

ایمان کے ساتھ عظمت اس لیے بھی ضروری ہے کہ نبی اور امتی کا تعلق محض قانونی نہیں؛ بلکہ ایمانی وروحانی بھی ہے، اور اس تعلق میں نمایاں پہلو تعظیم وتوقیر کا ہے، اسی کے پیش نظر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ۔(6)

ان آیات میں بطورِ خاص اہل ایمان کو دو آداب تلقین فرمائے گئے ہیں: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے قول و عمل میں سبقت نہ کرو۔ یہی عظمت کا تقاضا ہے۔

تیسرا حق محبت مصطفی ﷺ: قرآن پاک میں اس حق کو اس طرح بیان فرمایا:

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَاۗؤُكُمْ وَاَبْنَاۗؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُۨ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰي يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ۔(7)

چوتھا حق اطاعت: ایک مقام پر فرمایا:

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ق وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔

اس آیت کریمہ میں اسی حق کو بیان کیا گیا ہے، اب یہاں اطاعت و اتباع کا فرق بھی سمجھ لینا چاہیے، کہ اطاعت کا مطلب ہے دیے ہوئے حکم کی تعمیل کرنا، مگر اتباع کا مطلب پیروی کرنا ہے، خواہ اس کام کا باقاعدہ حکم دیا گیا ہو یا نہ دیا گیا ہو۔

اختیار موضوع

مذکورہ بالا موضوع پر حقوق مصطفیٰ ﷺ کے حوالے سے[6] علامہ قاضی عیاض مالکی رحمہ اللہ نے کتاب الشفاء میں جو جہات ذکر کیں ہیں، زیر نظر مقالے میں ان جہات اور عملی صورتوں کو عصر حاضر کے ساتھ منسلک کر کے ان کا اختصاصی مطالعہ پیش کیا جائے گا اور ہم یہ جائزہ لیں گے کہ قول و فعل اور عمل میں عصر حاضر میں حقوق مصطفیٰ ﷺ کی معنویت کو کیسے ممکن بنایا جا سکتا ہے۔ ویسے تو سیرت پہ بہت سارا کام ہوا ہے اور جس طرح قاضی الشفاء سے پہلے حقوق پہ زیادہ کام نہیں ہوا، اور قاضی الشفاء حقوق پر بنیادی کتاب ہے اور اسی طرح ہماری کانفرنس کے اغراض و مقاصد میں سے یہ ہے کہ حضور ﷺ کے حقوق کو اجاگر کیا جائے جس طرح باقی علمی اور اکیڈمی طور پہ مختلف آرٹیکل میں کوشش کی جا رہی ہے میں اپنے اس آرٹیکل میں نبی کریم ﷺ کے انھیں حقوق کو عملی صورتوں میں اجاگر کرنے کی کوشش کروں گی کہ کہاں پہ کیا کام ہو رہا ہے اور کیا کام نہیں ہو رہا۔ اور اس سے قبل اس نوعیت کا کام دیکھنے کو نہیں ملتا اور اگر ملتا ہے تو سرسری ملتا ہے، اور میرا منہج تجزیاتی ہو گا۔

تعارف موضوع :

حقوق: حقوق ((Rights آزادی یا استحقاق کے قانونی، سماجی یا اخلاقی اصول ہیں؛یعنی حقوق بنیادی معیاری قوانین ہیں جو کسی قانونی نظام، سماجی کنونشن یا اخلاقی اصول کے مطابق افراد کو دیگر افراد کی جانب سے اجازت یا واجب الادا ہیں۔

حقوقِ مصطفیٰ ﷺ: اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا، ترجمہ: بیشک ہم نے تمہیں گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا تا کہ (اے لوگو!) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بیان کرو۔ امّت پر نبی کریم ﷺ کے حقوق کے پہلو سے اِس آیت کریمہ کو دیکھا جائے تو اس میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے تین حقوق بیان فرمائے ہیں: ایمان، نصرت و حمایت اور تعظیم و توقیر۔ ذیل میں کتاب الشفا کی روشنی میں حقوقِ مصطفیٰ ﷺ بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

سرکار دوعالم ﷺ کی اطاعت: صاحب کتاب فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ پر ایمان لانا فرض اور جو احکام الٰہی حضور ﷺ کے ذریعے ملے ان کی تصدیق واجب ہے ارشاد ربانی ہے۔ فَـَٔامِنُواْ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَٱلنُّورِ ٱلَّذِيٓ أَنزَلۡنَاۚ وَٱللَّهُ بِمَا تَعۡمَلُونَ خَبِيرٞ (التغابن-8)،(8) ترجمہ: پس اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس نور پر جو ہم نے نازل کیا ہے، اور اللہ اس سے جو تم کرتے ہو خبر دار ہے۔ اس آیت کریمہ کی روشنی میں سرور دوعالم ﷺ پر ایمان لانا فرض ہے اور حضور ﷺ پر ایمان لائے نہ اللہ تعالیٰ پر ایمان پورا ہو سکتا ہے اور نہ اسلام لانا درست ہو سکتا ہے۔

تصدیقِ نبوی ﷺ کے بغیر ایمان درست نہیں: صرف اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لانے سے کوئی دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ اللہ کے رسول ﷺ کی تصدیق نہ کرے ارشاد ربانی ہے۔ وَ مَنْ لَّمْ یُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ فَاِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ سَعِیْرًا ترجمہ: اور جو شخص اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے تو ہم نے بھی ایسے کافروں کے لئے دہکتی آگ تیار کر رکھی ہے۔

ایمان کے بارے میں جناب مصنفؒ کی تحقیق: قاضی عیاض علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی وحدانیت سرور عالم ﷺ کی نبوت و رسالت و احکام الٰہی جو حضور کے ذریعہ موصول ہوئے ہیں ان سب کا زبانی اقرار اور دل سے تصدیق کرے اور جب یہ دونوں باتیں جمع ہو جائیں گی تب ہی ایمان مکمل ہو گا۔

اطاعت کا مفہوم اور حدیثِ نبوی ﷺ: ابو محمد عتاب نے سلسلہ بہ سلسلہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ رب العالمین کی اطاعت کی۔ اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے بلاشبہ اللہ کے احکام کی خلاف ورزی کی اور جس نے میرے امیر (نائب) کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے اس کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت ہی اللہ

تعالیٰ کی اطاعت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہی اطاعت نبوی کا حکم دیا ہے لہذا حضور کی اطاعت میں حکم الہی کی بجا آوری اور اس کی اطاعت ہے۔

خلفاء راشدین کا اتباع اور فرمانِ رسول:

میری سنت اور میرے خلفاءراشدین کی سنت کو لازم پکڑلو اور اس کو دانتوں سے خوب مضبوط پکڑلو اور نئی باتوں کے نکالنے سے خود کو محفوظ کرلو کیونکہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ حضرت جابرؓ سے بھی یہی حدیث اس اضافہ کے ساتھ منقول ہے اور ہر گمراہی کی سزا آگ (عذاب۔ دوزخ) ہے۔

اتباع نبوی کا وجوب: اتباع نبوی کے حوالہ سے اللہ کریم نے ارشاد فرمایا کہ: قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ترجمہ: اے محبوب تم فرمادو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمان بردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔) قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعَا الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ كَلِمٰتِهٖ وَ اتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ)۱۵۸(، ترجمہ: تم فرماؤ: اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں جس کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر جو نبی ہیں، (کسی سے) پڑھے ہوئے نہیں ہیں، اللہ اور اس کی تمام باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی پیروی کرو تاکہ تم ہدایت پالو۔ فَلَا وَ رَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ ترجمہ: تو اے حبیب! تمہارے رب کی قسم، یہ لوگ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنالیں پھر جو کچھ تم حکم فرمادو اپنے دلوں میں اس سے کوئی رکاوٹ نہ پائیں اور اچھی طرح دل سے مان لیں۔ اس آیت کریمہ میں اطاعت رسول کا صریح حکم ہے اور مسلمان کیلیے اطاعت نبوی فرض ہے۔

قرآن کریم اور اسوہ رسول: محمد بن علی ترمذی فرماتے ہیں کہ اسوۂ رسول کے معنی آپ کی اقتداء اور آپ کی سنت پر عمل کرنا قول و فعل میں حضور ﷺ کی مخالفت کو ترک کرنا ہے۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِیْرًا(، ترجمہ: بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے اس کے لیے کہ اللہ اور پچھلے دن کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو بہت یاد کرے۔

سنت کی مخالفت عذاب آخرت کا سبب ہے: حضور ﷺ کے احکام کی مخالفت اور آپ کی سنت میں تبدیلی گمراہی، ضلالت اور بدعت ہے جس پر اللہ رب العالمین نے سخت وعید فرمائی ہے۔(لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ترجمہ: رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے بے شک اللہ جانتا ہے جو تم میں چپکے نکل جاتے ہیں کسی چیز کی آڑ لے کر تو ڈریں وہ جو رسول کے حکم کے خلاف کرتے ہیں کہ انہیں کوئی فتنہ پہنچے یا اُن پر دردناک عذاب پڑے۔(وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا۔(9)

ترجمہ: اور جو رسول کے خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اُسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بُری جگہ پلٹنے کی۔

باعث ایجاد عالم نبی مکرم ﷺ کی محبت ہی اصل ایمان ہے: ارشاد ربانی ہے۔قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ترجمہ: تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کے مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو (انتظار کرو) یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔اس آیت کریمہ سے پتا چلا کہ محبت رسول ہی تمام محبتوں کی اصل ہے۔

معیار محبت: اللہ کریم نے ارشاد فرمایا: وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَّمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ترجمہ: اور وہ جنھوں نے ان (مہاجرین) سے پہلے اس شہر کو اور ایمان کو ٹھکانہ بنالیا وہ اپنی طرف ہجرت کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں اور وہ اپنے دلوں میں اس کے متعلق کوئی حسد نہیں پاتے جو ان کو دیا گیا اور وہ اپنی جانوں پر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں خود حاجت ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچالیا گیا تو وہی لوگ کامیاب ہیں۔(10)

اطاعتِ مصطفی ﷺ میں صحابہ کرامؓ کے ایمان افروز واقعات احادیث کی روشنی میں :

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ اَطَاعَنِي فَقَدْ اَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَي اللهَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ(11) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی، سو اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی، اور جس نے میری نافرمانی کی، سو اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔" یہ حدیث

متفق علیہ ہے۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: دَعُوْنِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰي اَنْبِيَائِهِمْ، فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ، وَإِذَا اَمَرْتُكُمْ بِاَمْرٍ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ(12). حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اس وقت تک چھوڑے رہو جب تک میں تمہیں چھوڑے رہوں، کیوں کہ تم سے پہلے لوگ زیادہ سوال کرنے اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے کے باعث ہی ہلاک ہوئے، لہٰذا جب میں تمہیں کسی بات سے روکوں تو اس سے اجتناب کرو، اور جب میں تمہیں کسی کام کے کرنے کا حکم دوں تو حسبِ استطاعت اس کی تعمیل کرو۔" یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبْعًا لِمَا جِئْتُ بِهِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ. وفي رواية للبيهقي: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَنْ يَسْتَكْمِلَ مُؤْمِنٌ إِيْمَانَه، حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبْعًا لِمَا جِئْتُكُمْ بِهِ. وَقَالَ الْخَطِيْبُ التَّبْرِيْزِيُّ: وَقَالَ النَّوَوِيُّ فِي اَرْبَعِيْنِه: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رَوَيْنَاهُ فِي كِتَابِ الْحُجَّة بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: اَخْرَجَهُ الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ وَغَيْرُه وَرِجَالُه ثِقَاتٌ وَقَدْ صَحَّحَهُ النَّوَوِيُّ فِي آخِرِ الْاَرْبَعِيْنَ(13). حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہشِ نفس میری لائی ہوئی شریعت کے تابع نہ ہو جائے۔" اسے امام ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کسی مومن کا ایمان اس وقت تک درجۂ کمال کو نہیں پا سکتا جب تک کہ اس کی خواہشِ نفس تمہارے پاس میری لائی ہوئی شریعت کے تابع نہ ہو جائے۔" خطیب تبریزی نے فرمایا: امام نووی نے اپنی "اربعین" میں فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔ اسے ہم نے کتاب الحجہ میں سندِ صحیح کے ساتھ بیان کیا ہے۔ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: اسے حسن بن سفیان اور ان کے علاوہ دیگر محدّثین نے بھی روایت کیا اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔ اور امام نووی نے بھی اپنی اربعین کے آخر میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔ عَنْ اَبِي مُوْسٰي رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللهُ بِه كَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰي قَوْمًا فَقَالَ: يَا قَوْمِ، إِنِّي رَاَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ. وَإِنِّي اَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ، فَالنَّجَاءَ، فَاَطَاعَه طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِه، فَاَدْلَجُوْا، فَانْطَلَقُوْا عَلٰي مَهْلِهِمْ، فَنَجَوْا. وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَاَصْبَحُوْا مَكَانَهُمْ، فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ. فَذَالِكَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِي فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِه. وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِه مِنَ الْحَقِّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ(14).

حضرت ابو موسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میری اور اس (دین حق) کی جس کے ساتھ مجھے مبعوث کیا گیا ہے مثال اس شخص کی سی ہے جس نے اپنی قوم کے پاس آکر کہا: اے میری قوم!

میں نے اپنی آنکھوں سے ایک فوج دیکھی ہے۔ میں تمہیں واضح طور پر اس سے ڈرانے والا ہوں لہٰذا اپنی حفاظت کا سامان کرلو۔ چنانچہ اس کی قوم سے ایک جماعت نے اس کی بات مانی، راتوں رات نکل کر اپنی پناہ گاہ میں جا چھپے اور بچ گئے جبکہ ایک جماعت نے اسے جھٹلایا اور صبح تک اپنے اپنے مقامات پر ہی (بے فکری سے پڑے) رہے۔ منہ اندھیرے ایک لشکر نے ان پر حملہ کر دیا انہیں ہلاک کر کے غارت گری کا بازار گرم کر دیا۔ سو یہ مثال ہے اس کی جس نے میری اطاعت کی اور جو (دین حق) میں لے کر آیا ہوں اس کی پیروی کی۔ اور (دوسری) اس شخص کی مثال ہے جس نے میری نافرمانی کی اور جو حق میں لے کر آیا ہوں اسے جھٹلایا۔" یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: جَاءَتْ مَلَائِكَةٌ إِلَي النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَائِمٌ. . . فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّه نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ. فَقَالُوْا: فَالدَّارُ الْجَنَّةُ، وَالدَّاعِي مُحَمَّدٌ ﷺ، فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا، فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ عَصَي مُحَمَّدًا، فَقَدْ عَصَي اللهَ، وَمُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.(15)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کچھ فرشتے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے جبکہ آپ ﷺ سوئے ہوئے تھے۔۔۔ تو ان میں سے ایک نے کہا: یہ تو سو رہے ہیں۔ دوسرے نے کہا: (ان کی) آنکھ سوتی ہے مگر دل بیدار رہتا ہے۔ پھر انہوں نے کہا: حقیقی گھر جنت ہی ہے اور محمد ﷺ (حق کی طرف) بلانے والے ہیں۔ جس نے محمد ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی ہی اطاعت کی اور جس نے محمد ﷺ کی نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی، محمد ﷺ اچھے اور برے لوگوں میں فرق کرنے والے ہیں۔" اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَي. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَمَنْ يَأْبَي؟ قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَي. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.(14 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری ساری امت جنت میں داخل ہو گی سوائے اس کے جس نے انکار کیا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! انکار کون کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔" اسے امام بخاری، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ فَمَرِضَ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِه، فَقَالَ لَه: أَسْلِمْ. فَنَظَرَ إِلَي أَبِيْهِ وَهُوَ عِنْدَه، فَقَالَ لَه: أَطِعْ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ. فَأَسْلَمَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَنْقَذَه مِنَ النَّارِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ(16). حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہوا تو حضور ﷺ اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور اس کے سرہانے کے پاس تشریف فرما ہو کر اُس سے فرمایا: اسلام قبول کرلو۔ اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اُس کے پاس بیٹھا تھا تو اس نے کہا: ابو القاسم ﷺ کی اطاعت کرو۔ وہ لڑکا

مسلمان ہو گیا (اور پھر اسی وقت اس لڑکے کا انتقال ہو گیا۔) تو آپ ﷺ یہ فرماتے ہوئے باہر تشریف لائے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے اسے جہنم سے بچا لیا۔" اسے امام بخاری، ابو داود اور احمد نے روایت کیا ہے۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: اتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَنَبَذَهُ، وَقَالَ: إِنِّي لَنْ أَلْبَسَهُ أَبَدًا، فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ(17). حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی تو لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوا لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے سونے کی انگوٹھی بنوائی تھی۔ پھر آپ ﷺ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا: اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔" یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ رَأَى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ، فَنَزَعَه وَقَالَ: يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِي يَدِهِ، فَقِيْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خُذْ خَاتَمَكَ، انْتَفِعْ بِهِ. قَالَ: وَاللهِ، لَا آخُذُهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ عَوَانَةَ(18). حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو آپ ﷺ نے اسے اُتار کر پھینک دیا اور فرمایا: تم میں سے کوئی شخص آگ کے انگارے کا قصد کرتا ہے اور اسے اپنے ہاتھ میں رکھ لیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد اس شخص سے کہا گیا: جاؤ اپنی انگوٹھی اُٹھا لو اور (اسے فروخت کر کے) فائدہ اُٹھاؤ، اس نے کہا: خدا کی قسم! جس چیز کو رسول اللہ ﷺ نے پھینک دیا ہو اس کو میں کبھی نہیں اُٹھاؤں گا۔" اسے امام مسلم، ابن حبان اور ابو عوانہ نے روایت کیا ہے۔ عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ وَكَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الْفَضِيخَ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مُنَادِيًا يُنَادِي: أَلَا إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ قَالَ: فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ: اُخْرُجْ فَأَهْرِقْهَا فَخَرَجْتُ فَهَرَقْتُهَا فَجَرَتْ فِي سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ. فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: قَدْ قُتِلَ قَوْمٌ وَهِيَ فِي بُطُوْنِهِمْ فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا﴾ (المائدۃ،5:93). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ(19). حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر پر لوگوں کو شراب پلا رہا تھا اور ان دنوں وہ کھجور کی شراب پیتے تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے منادی کو یہ اعلان کرنے کا حکم فرمایا: آگاہ ہو جاؤ! شراب حرام قرار دے دی گئی ہے۔ حضرت انس نے بیان کیا کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: باہر جا کر اسے بہا دو تو میں نے وہ بہادی۔ وہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں بہہ رہی تھی۔ بعض لوگوں نے کہا: بعض مقتول لوگوں (شہیدوں) کے پیٹوں میں یہ (شراب) تھی۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "اُن لوگوں پر جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اس میں کوئی گناہ نہیں جو وہ (حرمتِ خمر کے حکم سے پہلے) کھا پی چکے۔" یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ

رضي الله عنه قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُه فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُه فَأَعْطَانِي، ثُمَّ قَالَ: يَا حَكِيْمُ، إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَه بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَه فِيْهِ، وَمَنْ أَخَذَه بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَه فِيْهِ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ. اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰي. قَالَ حَكِيْمٌ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى أُفَارِقَ الدُّنْيَا. فَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ رضي الله عنه يَدْعُوْ حَكِيْمًا إِلَي الْعَطَاءِ فَيَأْبٰى أَنْ يَقْبَلَه مِنْهُ، ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ رضي الله عنه دَعَاهُ لِيُعْطِيَه فَأَبٰى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا. فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي أُشْهِدُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ، عَلٰي حَكِيْمٍ أَنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّه مِنْ هٰذَا الْفَيْئِ، فَيَأْبٰى أَنْ يَأْخُذَه فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيْمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَتّٰي تُوُفِّيَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ(20). حضرت عُروہ بن زُبیر اور سعید بن مسیب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے مانگا تو آپ ﷺ نے مجھے عطا فرمایا میں نے پھر مانگا آپ ﷺ نے پھر عطا فرمایا میں نے پھر مانگا آپ ﷺ نے پھر عطا فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے حکیم! یہ مال سرسبز اور شیریں ہے۔ جو اسے نفس کی بے رغبتی سے لیتا ہے تو اس میں اسے برکت دی جاتی ہے اور جو اسے دِلی لالچ سے لیتا ہے تو اس میں اسے برکت نہیں دی جاتی اور وہ اس شخص کی طرح ہے کہ کھائے اور سیر نہ ہو۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ حضرت حکیم کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! میں آپ کے بعد کسی سے کوئی چیز قبول نہیں کروں گا یہاں تک کہ دنیا کو خیرباد کہہ دوں۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے (اپنے دورِ خلافت میں) حضرت حکیم کو مال دینے کے لیے بلایا تو انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں مال دینے کے لیے بلایا تو بھی انہوں نے لینے سے انکار کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے گروہ مسلمین! میں تم سب کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں اس مالِ غنیمت میں سے حضرت حکیم کو ان کا حق پیش کر رہا ہوں لیکن وہ اسے لینے سے انکار کر رہے ہیں۔ حضرت حکیم نے حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد کسی سے بھی مال لینا قبول نہیں کیا یہاں تک کہ (اسی حال میں) وفات پا گئے۔" یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ رضي الله عنهما قَالَا: إِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَيْنَيْهِ قَالَ: فَوَاللهِ، مَا تَنَخَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَه وَجِلْدَه، وَإِذَا أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوْا أَمْرَه، وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلٰي وَضُوْئِه، وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوْا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَه، وَمَا يُحِدُّوْنَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيْمًا لَه. فَرَجَعَ عُرْوَةُ إِلٰي أَصْحَابِه فَقَالَ: أَيْ قَوْمِ، وَاللهِ، لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَي الْمُلُوْكِ، وَفَدْتُ عَلٰي قَيْصَرَ وَكِسْرٰي وَالنَّجَاشِيِّ، وَاللهِ، إِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُه أَصْحَابُه مَا

يُعَظِّمُ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُحَمَّدًا. . . . الحديث. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَاَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.(21)

حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، عروہ بن مسعود (جب بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں کفار کا وکیل بن کر آیا تو) صحابہ کرام کو بغور دیکھتا رہا۔ مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم! جب بھی رسول اللہ ﷺ اپنا لعاب دہن پھینکتے تو کوئی نہ کوئی صحابی اسے اپنے ہاتھ پر لے لیتا اور اسے اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا۔ اور جب آپ ﷺ کسی بات کا حکم دیتے تو اس کی فوراً تعمیل کرتے۔ جب آپ ﷺ وضو فرماتے تو لوگ آپ ﷺ کے استعمال شدہ پانی کو حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑتے۔ جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے تو صحابہ اپنی آوازوں کو پست کر لیتے اور انتہائی تعظیم کے باعث آپ ﷺ کی طرف نظر جما کر بھی نہ دیکھتے۔ اس کے بعد عروہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا اور ان سے کہنے لگا: اے میری قوم! اللہ کی قسم! میں بادشاہوں کے درباروں میں وفد لے کر گیا ہوں، میں قیصر و کسریٰ اور نجاشی جیسے بادشاہوں کے درباروں میں حاضر ہوا ہوں لیکن خدا کی قسم! میں نے کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا کہ اس کے درباری اس کی اس طرح تعظیم کرتے ہوں جیسے محمد ﷺ کے اصحاب ان کی تعظیم کرتے ہیں۔'' اسے امام بخاری، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ، لَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ اَسَرَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ سَبْعِيْنَ رَجُلًا فَكَانَ مِمَّنْ أُسِرَ عَبَّاسٌ عَمُّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَوُلِّيَ وَثَاقَهُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقَالَ عَبَّاسٌ: اَمَا وَاللهِ يَا عُمَرُ، مَا يَحْمِلُكَ عَلَى شَدِّ وَثَاقِي إِلَّا لَطْمِي إِيَاكَ فِي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ عُمَرُ: وَاللهِ، مَا زَادَتْكَ تِلْكَ عَلَيَّ إِلَّا كَرَامَةً وَلٰكِنَّ اللهَ اَمَرَنِي بِشَدِّ الْوَثَاقِ، قَالَ: فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَسْمَعُ اَنِيْنَ الْعَبَّاسِ فَلَا يَأْتِيهِ النَّوْمُ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا يَمْنَعُكَ مِنَ النَّوْمِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كَيْفَ اَنَامُ وَاَنَا اَسْمَعُ اَنِيْنَ عَمِّي؟ قَالَ: فَزَعَمُوْا اَنَّ الْاَنْصَارَ اَطْلَقُوْهُ مِنْ وَثَاقِهِ وَبَاتَتْ تَحْرُسُهُ. رَوَاهُ الْمُتَّقِي الْهِنْدِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ سَعْدٍ.

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے دن مسلمانوں نے مشرکین کے ستّر افراد کو قید کر لیا۔ اور ان قیدیوں میں سے ایک حضور نبی اکرم ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ انہیں (قید میں) باندھنے کی ذمہ داری حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو سونپی گئی۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا اے عمر! مجھے سخت باندھنے پر تمہیں اس تھپڑ نے اکسایا ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ کے معاملہ میں تمہیں مارا تھا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اس تھپڑ نے تو میری عزت میں اضافہ ہی کیا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا مجھے قیدیوں کو باندھنے کا حکم ہے۔ راوی نے

بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت عباس کے کراہنے کی آواز سنتے تو آپ ﷺ کو نیند نہیں آتی تھی، تو صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! کون سی چیز آپ کی نیند میں حائل ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں کیسے سو سکتا ہوں اس حال میں کہ میں اپنے چچا جان کے کراہنے کی آواز سن رہا ہوں! راوی نے بیان کیا کہ لوگوں کا خیال ہے کہ (آپ ﷺ کا یہ فرمان سن کر) انصار نے انہیں بندشوں سے آزاد کر دیا اور رات بھر ان کی حفاظت کرتے گزاری۔" اسے امام متقی ہندی، ابن عساکر اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ رضي الله عنه قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَصُرِفَتِ الْقِبْلَةُ إِلَي الْكَعْبَةِ بَعْدَ دُخُوْلِهِ إِلَي الْمَدِيْنَةِ بِشَهْرَيْنِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا صَلّي إِلَي بَيْتِ الْمَقْدِسِ أَكْثَرَ تَقَلُّبَ وَجْهِهِ فِي السَّمَاءِ وَعَلِمَ اللهُ مِنْ قَلْبِ نَبِيِّهِ ﷺ أَنَّهُ يَهْوَي الْكَعْبَةَ. فَصَعِدَ جِبْرِيْلُ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُتْبِعُهُ بَصَرَهُ وَهُوَ يَصْعَدُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ يَنْظُرُ مَا يَأْتِيهِ بِهِ فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿قَدْ نَرٰي تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ﴾ (البقرة، 2:144) فَأَتَانَا آتٍ فَقَالَ: إِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ صُرِفَتْ إِلَي الْكَعْبَةِ وَقَدْ صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ إِلَي بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَنَحْنُ رُكُوْعٌ فَتَحَوَّلْنَا فَبَنَيْنَا عَلَي مَا مَضٰي مِنْ صَلَاتِنَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا جِبْرِيْلُ، كَيْفَ حَالُنَا فِي صَلَاتِنَا إِلَي بَيْتِ الْمَقْدِسِ؟ فَأَنْزَلَ اللهُ عزوجل ﴿وَمَا كَانَ اللهُ لِيُضِيْعَ إِيْمَانَكُمْ﴾ (البقرة، 2:143). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالطَّيَالِسِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ. وَقَالَ الْكِنَانِيُّ: هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

حضرت براء رضی اللہ عنہ روایت بیان فرماتے ہیں: کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہم نے اٹھارہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف (رُخ کر کے) نماز پڑھی اور یہ (تبدیلی قبلہ کا) واقعہ رسول اللہ ﷺ کی مدینہ منورہ تشریف آوری کے دو ماہ بعد کا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ جب بیت المقدس کی جانب نماز پڑھتے تو اکثر اوقات اپنا چہرۂ اقدس آسمان کی جانب اٹھاتے اور اللہ تعالیٰ کو اپنے نبی کریم ﷺ کے قلبِ اطہر کا حال معلوم تھا کہ آپ ﷺ کی دلی خواہش کعبہ ہے۔ ایک بار جب حضرت جبرائیل ں اوپر چڑھے تو آپ ﷺ نے ان پر نگاہیں لگائے رکھیں جبکہ وہ آسمان و زمین کے درمیان چڑھ رہے تھے۔ آپ ﷺ انتظار میں تھے کہ کیا حکم لائیں گے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "(اے حبیب!) ہم بار بار آپ کے رُخِ انور کا آسمان کی طرف پلٹنا دیکھ رہے ہیں۔" (حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبلہ کی تبدیلی کے بعد) ایک صاحب ہمارے پاس آئے اور کہا کہ قبلہ، کعبہ کی طرف منتقل کر دیا گیا ہے اس وقت ہم دو رکعتیں بیت المقدس کی طرف پڑھ چکے تھے اور رکوع میں تھے تو ہم (کعبہ کی طرف) پھر گئے اور جتنی نماز ہم پڑھ چکے تھے اس پر باقی نماز کی بناء کی (از سر نو نماز شروع نہیں کی) پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے جبرئیل! ہماری ان نمازوں کا کیا ہو گا جو بیت المقدس کی طرف پڑھیں (یعنی وہ بے کار ہو جائیں گی یا اُن کا اجر ملے گا؟) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ تمہارا ایمان (یونہی) ضائع کر دے۔" اس حدیث کو امام ابن ماجہ، طیالسی اور دار قطنی نے روایت کیا ہے۔ امام کنانی نے فرمایا

: یہ اسناد صحیح اور رجال ثقات ہیں۔بحمداللہ تعالیٰ میں نے مذکورہ مقالہ میں قرآن وحدیث کی روشنی میں حقوق مصطفیٰ ﷺ بیان کرنے کوشش کی۔اللہ کریم ہمیں حقوقِ مصطفےٰ ﷺ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سفارشات :

- . 1 تعلیمی مساوات: ایسے تعلیمی پروگراموں کا نفاذ جو مصطفیٰ اور تمام افراد کو معیاری تعلیم تک یکساں رسائی کو یقینی بناتے ہیں، جو کہ کتاب الشفاء کے علم اور حکمت پر ایک منصفانہ معاشرے کے لازمی اجزاء کے طور پر زور دینے کی عکاسی کرتا ہے۔
- .2 صحت کی دیکھ بھال تک رسائی: قابل رسائی اور سستی صحت کی دیکھ بھال کے مصطفی کے حق کو یقینی بنانا، کتاب الشفاء میں شفا بخش پہلوؤں کی عکاسی کرنا۔ صحت کی مساوات کو فروغ دینے والے اقدامات ایک منصفانہ اور ہمدرد معاشرے میں حصہ ڈالتے ہیں۔
- .3 قانونی مساوات: ایسے قانونی فریم ورک کی حمایت کرنا جو مصطفی کے لیے مساوی حقوق اور تحفظات کی ضمانت دیتے ہیں، کتاب الشفاء کی طرف سے تجویز کردہ انصاف پر قائم معاشرے کو فروغ دینا۔
- .4 کمیونٹی کی شمولیت: سماجی اقدامات کو فروغ دینا جو شمولیت اور تنوع کے احترام کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں، کتاب الشفاء کے ہم آہنگ سماجی تعلقات کے مطالبے کی عکاسی کرتے ہیں۔
- ان عملی مثالوں کو عصری کوششوں میں ضم کر کے ہم حقوق مصطفی کو آگے بڑھا سکتے ہیں اور کتاب الشفاء میں بیان کردہ انصاف، ہمدردی اور مساوات کے لازوال اصولوں کو برقرار رکھ سکتے ہیں۔

حاصل بحث

الحاصل، موجودہ دور میں مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق کو فروغ دینے میں ایک کثیر جہتی نقطہ نظر شامل ہے جس میں تعلیم، معاشی بااختیاریت، سماجی شمولیت، اور صحت کی دیکھ بھال تک رسائی شامل ہے۔کتاب الشفاء میں بیان کردہ اصولوں سے ہم آہنگ ہو کر، معاشرے ایک زیادہ منصفانہ اور منصفانہ ماحول کی طرف کوشش کر سکتے ہیں جہاں مصطفیٰ نامی افراد اپنے حقوق سے لطف اندوز ہو سکیں اور اپنی برادریوں میں مثبت کردار ادا کر سکیں۔یہ جامع نقطہ نظر کتاب الشفاء میں فراہم کردہ جامع رہنمائی کی عکاسی کرتا ہے، جو ایک ایسے معاشرے کو فروغ دیتا ہے جو ہر فرد کے وقار اور حقوق کی قدر کرتا ہے۔ کتاب الشفاء کی رہنمائی میں موجودہ دور میں حقوق مصطفی کے فروغ کی عملی شکلیں، ڈیجیٹل کمیونیکیشن، سماجی اقدامات، بین المذاہب مکالمہ، اور تعلیمی کوششوں پر مشتمل ہیں۔ قاضی عیاض کا بصیرت انگیز کام پیغمبر کے حقوق کو سمجھنے کے لیے ایک علمی بنیاد فراہم کرتا ہے، جو جدید دنیا کے پیچیدہ منظر نامے میں اصول مصطفیٰ کو برقرار رکھنے کے خواہاں مسلمانوں کے لیے ایک لازوال رہنمائی پیش کرتا ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات(References)

1. القرآن الکریم ،۹۳: ۱۲ـ
2. القرآن الکریم ، ۱۳ : ۳ـ
3. ـ القرآن الکریم ،۲: ۱ـ
4. ـالقرآن الکریم ،۹: ۷ـ
5. ـالقرآن الکریم اعراف آیت : 158ـ
6. ـالقرآن الکریم سورہ نساء آیت : 115ـ
7. ـأخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاحكام ، باب قول الله تعالى : اَطِيْعُوا اللهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُولَ وَاُولِيلاَمْرِ مِنْكُمْ القرآن الكريم ،6: 56 ـ9 ،وأيضًا في كتاب الجهاد، باب يقاتل من وراء الإمام ويتقى به، 3 : 1080، الرقم : 2611ومسلم في الصحيح، كتاب الإمارة، باب وجوب طاعة الامراء معصية وتحريمها في المعصعية، 3 : 1466، الرقم : 1835.2797
8. أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ، 6 : 2658، الرقم : 6858، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب فرض الحج مرة في العمر، 2 : 975، الرقم : 1337.
9. ـأخرجه ابن أبي عاصم في السنة، 1 : 12، الرقم : 15، والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، 1 : 188، الرقم : 209، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، 4 : 164، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، 59 : 1، الرقم : 167، والديلمي في مسند الفردوس، 5 : 153، الرقم : 7791، والعسقلاني في فتح الباري، : 289.
10. ـأخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ، 6 : 2656، الرقم : 6854، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب شفقته ﷺ على أمته ومبالغة في تحذيرهم مما يضرهم، 4 : 1788، الرقم : 2283.
11. أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب الاقتداء بِسُنَنِ رسول الله ﷺ، 6 : 2655، الرقم : 6852.
12. ـ أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب إذا أسلم الصبي فمات هل يصلي عليه وهل يعرض علي الصبي الإسلام، 1 : 455، الرقم : 1290، وأبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب في عيادة الذمي، 3 : 185، الرقم : 3095، وأحمد بن حنبل في المسند، 3 : 280، الرقم : 14009، والبخاري في الأدب المفرد، 185، الرقم : 524.
13. ـ أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب الاقتداء بأفعال النّبي ﷺ، 6 : 2661، الرقم : 6868، ومسلم في الصحيح، كتاب اللباس والزينة، باب تحريك خاتم الذهب على الرجال ونسخ ما كان من إباحته في الإسلام، 3/1655، الرقم : 2091.
14. ـ أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب اللباس والزينة، باب تحريم خاتم الذهب على الرجال ونسخ ما كان من إباحته في الإسلام، 3 : 1655، الرقم : 2090، وابن حبان في الصحيح، 1 : 192، الرقم : 15، وأبو عوانة في المسند، 5 : 251، الرقم : 8610.

15. ـ أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المظالم والغصب، باب صب الخمر في الطريق، 2 : 869، الرقم : 2332، ومسلم في الصحيح، كتاب الأشربة، باب تحريم الخمر، 3 : 1570، الرقم : 1980.
16. ـ أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب الاستعفاف عن المسألة، 2 : 535، الرقم : 1403، وأيضًا في كتاب الوصايا، باب تأويل قول الله تعالى : من بعد وصية يوصي بها أو دين، 3 : 1010، الرقم : 2599، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب بيان أن اليد العليا خير من اليد السفلى، 2 : 717، الرقم : 1035.
17. ـ أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الشروط، باب الشروط في الجهاد والمصالحة مع أهل الحرب وكتابة الشروط، 2 : 974، الرقم : 2581، وأحمد بن حنبل في المسند، 4 : 329، وابن حبان في الصحيح، 11 : 216، الرقم : 4872.
18. ـ أخرجه المتقي الهندي في كنز العمال، 10 : 190، الرقم : 30006، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 26 / 290، وابن سعد في الطبقات الكبرى، 4 : 13، وابن عبد البر في الاستيعاب، 2 : 812ـ